سورة الاعراف

آیات ۷۳ - ۸۴

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ
جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ
بَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا
اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا
بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ
يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ
لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ قَدْ جَآءَتْکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؕ

وَاِلٰی ثَمُوْدَ - اور ثمود کی طرف (ہم بھیج چکے)

اَخَاھُمْ صٰلِحًا - ان کے بھائی صالح کو

قَالَ یٰقَوْمِ - انہوں نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللّٰہَ - بندگی کرو اللہ کی

مَا لَکُمْ - نہیں ہے تمہارے لئے

مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ - کوئی بھی الٰہ اس کے علاوہ

قَدْ جَآءَتْکُمْ - یقیناً آ چکی ہے تمہارے پاس

بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ - ایک واضح (نشانی) تمہارے رب (کی طرف) سے

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ - یہ اللہ کی اونٹنی ہے

ناقة - اونٹنی - ہر وہ چیز جو خدمت کے لیے مطیع اور آمادہ ہو

ناقة - اس کا اطلاق شتر مادہ پر شاید اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ یہ بہ نسبت نر اونٹ کے بہتر طور سے سواری کا کام دیتی ہے

لَكُمْ اٰيَةً - تمہارے لئے ایک نشانی

فَذَرُوْهَا - پس تم لوگ چھوڑو اس کو

وَذَرَ يَذَرُ ، وَذْرًا - چھوڑنا

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ - (تاکہ) وہ کھائے اللہ کی زمین میں

وَلَا تَمَسُّوْهَا - اور تم لوگ مت چھونا اس کو

مَسَّ يَمُسُّ ، مَسًّا - چھونا

بِسُوْٓءٍ - کسی برائی سے

فَيَاْخُذَكُمْ - ورنہ پکڑ لے گا تم کو

أَخَذَ يَأْخُذُ ، أَخْذًا - پکڑنا، لینا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ - ایک دردناک عذاب

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

اور ثمود کی طرف ہم نے اُن کے بھائی صالحؑ کو بھیجا اس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی کھلی دلیل آ گئی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی کے طور پر ہے، لہٰذا اسے چھوڑ دو کہ خدا کی زمین میں چرتی پھرے اس کو کسی برے ارادے سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ ایک دردناک عذاب تمہیں آ لے گا

And to Thamud We sent forth their brother. Salih. He said to them: '0 my people! Serve Allah, you have no other god than Him. Truly there has come to you a clear proof from your Lord. This she-camel from Allah is a Divine portent for you. So leave her alone to pasture on Allah's earth, and touch her with no evil lest a painful chastisement should seize you.

وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ

وَاذْكُرُوْۤا - اور یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ - جب اس نے بنایا تم کو جانشین

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ - (قوم) عاد کے بعد سے

وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ - اور اس نے ٹھکانا دیا تم کو زمین میں

بَوَّأَ يُبَوِّئُ ، تَبْوِيئًا - ٹھکانہ دینا (II)

تَتَّخِذُوْنَ - تم لوگ بناتے ہو

مِنْ سُهُوْلِهَا - اسکی نرم ہموار جگہ سے

سَهِل - نرم زمین (اس کی جمع سَهُول)

اردو میں: سہل، سہولت، تساہل، اسہلال، مسہل

قُصُوْرًا - محلات

قُصُور - قَصر کی جمع

وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ - اور تم تراشتے ہو پہاڑوں کو

نَحَتَ يَنْحَتُ و يَنْحِتُ ، نَحْتًا - تراشنا، کاٹنا لکڑی پتھر وغیرہ کو چھیل کر ہموار کرنا

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ - (الصافات - 95)

بُیُوْتًا - بطور گھر کے

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٧٤

فَاذْكُرُوْٓا - پس یاد کرو

اٰلَاۗءَ اللّٰهِ - اللہ کی مہربانیوں کو

وَلَا تَعْثَوْا - اور نہ پھرو

فِي الْاَرْضِ - زمین میں

مُفْسِدِيْنَ - فساد کرنے والے ہوتے ہوئے

عَثِيَ يَعْثَى ، عُثِيًّا - پھرنا

یہ ذہنی اور فکری بگاڑ کے لئے آتا ہے مثلاً
لٹریچر یا تقریروں سے غلط عقائد کی ترویج

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا
قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝74

یاد کرو وہ وقت جب اللہ نے قوم عاد کے بعد تمہیں اس کا جانشین بنایا اور تم کو زمین
میں یہ منزلت بخشی کہ تم اُس کے ہموار میدانوں میں عالی شان محل بناتے اور اس
کے پہاڑوں کو مکانات کی شکل میں تراشتے ہو پس اس کی قدرت کے کرشموں سے
غافل نہ ہو جاؤ اور زمین میں فساد برپا نہ کرو

And call to mind when He made you successors after 'Ad and gave you power in the earth so that you took for yourselves palaces in its plains and hewed out dwellings in the mountains.59 Remember, then, the wondrous bounties of Allah and do not go about creating mischief in the land.

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود

- قومِ ہود کی تباہی پر قصہ ٔ انسانیت کی کتاب کا ایک اور صفحہ الٹا گیا تو قومِ ثمود نمودار ہوئی
- حق و باطل کے درمیان کشمکش کا ایک نیا منظر اور مکذبین اور جھٹلانے والوں کی قتل گاہ کا ایک نیا منظر
- قومِ ہود کی تباہی کے بعد حضرت ہود علیہ السلام اور ان کے اہل ایمان ساتھی جزیرہ نمائے عرب کے جنوبی علاقے سے ہجرت کرکے شمال مغربی کونے میں جا آباد ہوئے۔ یہ حجر کا علاقہ کہلاتا ہے جو مدینہ سے شام جانے کے راستے میں واقع ہوا ہے۔ یہاں ان کی نسل آگے بڑھی اور پھر 'ثمود' نامی کسی بڑی شخصیت کی وجہ سے اس قوم کا یہ نام مشہور ہوا۔ ان کا زمانہ تقریباً ۲۵۰۰ قبلِ مسیح کا ہے
- ثمود کو عاد ثانی بھی کہا جاتا ہے ان کا شمار بھی عرب بائدہ میں ہوتا ہے (وہ قدیم عرب اقوام جو معدوم ہو گئیں)
- نزول قرآن سے پہلے اس کے قصے اہل عرب میں زباں زد عام تھے اور ان کا تذکرہ نہ صرف عرب علاقوں میں بلکہ یونان، اسکندریہ اور روم کے قدیم مورخین، جغرافیہ نویس اور شعراء کی تصانیف میں بھی ملتا ہے
- موجودہ زمانے میں مدینہ اور تبوک کے درمیان حجاز ریلوے پر ایک اسٹیشن پڑتا ہے جسے مدائن صالح کہتے ہیں۔ یہی ثمود کا صدر مقام تھا اور قدیم زمانہ میں حجر کہلاتا تھا۔ اب تک وہاں ہزاروں ایکڑ کے رقبے میں وہ سنگین عمارتیں موجود ہیں جن کو ثمود کے لوگوں نے پہاڑوں میں تراش تراش کر بنایا تھا اور اس شہر خموشاں کو دیکھ کر اندازہ کیا جاتا ہے کہ کسی وقت اس شہر کی آبادی چار پانچ لاکھ سے کم نہ ہوگی (ت۔ ق)

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود

- نزول قرآن کے زمانے میں حجاز کے تجارتی قافلے ان آثار قدیمہ کے درمیان سے گزرا کرتے تھے۔ نبی ﷺ غزوہ تبوک کے موقع پر جب ادھر سے گزرے تو آپ نے مسلمانوں کو یہ آثار عبرت دکھائے
- آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت کی کہ وہ صرف اسی کنویں سے پانی لیں، باقی کنووں کا پانی نہ لیں۔ ایک پہاڑی درے کو دکھا کر آپ ﷺ نے بتایا کہ اسی درے سے وہ اونٹنی پانی پینے کے لیے آتی تھی۔ چنانچہ وہ مقام آج بھی فجّ الناقہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے کھنڈروں میں جو مسلمان سیر کرتے پھر رہے تھے ان کو آپ ﷺ نے جمع کیا اور ان کے سامنے ایک خطبہ دیا جس میں ثمود کے انجام پر عبرت دلائی
- ثمود کے لوگ چونکہ قومِ عاد کی باقیات میں سے تھے لہٰذا یہ قوم بھی جسمانی لحاظ سے انتہائی طاقتور اور لحیم شحیم تھے، چٹانوں کو کاٹ کر اور تراش کر گھر اور دیگر عمارات بناتے، وہ اس انجنیئرنگ میں بہت ترقی یافتہ تھے
- اس قوم کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا گیا، آپ نے بھی اپنی قوم کو وہی دعوت دی جو اس سے پہلے حضرت نوح اور حضرت ہود (علیہما السلام) اپنی اپنی قوموں کو دے چکے تھے اور فساد فی الارض سے روکا
- اس قوم نے بھی سابقہ امتوں کی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی دعوت سے وہی سلوک کیا جو سابقہ امتیں کر چکیں۔ آپ کی دعوت کو ماننے سے انکار کیا، آپ کو اذیت کا نشانہ بنایا

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ

حضرت صالح علیہ السلام اور قوم ثمود

- حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت فرماتے ہوئے ترغیب اور ترہیب دونوں سے کام لیا آپ نے انھیں اللہ کے شکر کی ترغیب، قوم عاد کے انجام سے ڈرایا، اللہ کی نعمتوں، ان کا شکر ادا کرنے، اپنے عقیدہ و عمل کی اصلاح، زمین پر اللہ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے اور اہل زمین پر اس کے احکام نافذ کرنے کی نصیحت کی
- آپ نے ان کے حد سے بڑھے ہوئے شوق یعنی عالیشان محلات اٹھانے اور پہاڑوں کو تراش کر محلات اور یادگاریں بنانے کے عمل پر تنقید کی جن کی نسبت ان کا خیال تھا کہ یہ انہیں دوام بخشیں گے
- یہ ترقی و خوشحالی کا راستہ نہیں بلکہ تباہی کا راستہ ہے۔ جو قومیں سیرت و کردار کی تعمیر کی بجائے عمارتوں کی تعمیر پر جان دیتی ہیں اور اسی کو اپنی تہذیب و تمدن کی علامت سمجھتی ہیں وہ قومیں کبھی دیر تک زندہ نہیں رہتیں
- قوموں کی تاریخ ہمارے سامنے ہے جب بھی مادی تہذیب، مادی تمدن اور مظاہر تہذیب قوموں کی ترقی کی علامت بن گئے ہیں وہ مسلمان بھی ہوں تب بھی تباہی سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اندلس میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی لیکن بجائے اپنے فکری سرمائے کو بڑھانے، سیرت و کردار کی تعمیر کے لیے کوشش کرنے اور قلب یورپ میں گھس کر اسلام کی نشر و اشاعت کے انھوں نے جب مظاہر تہذیب کو اپنا مقصد بنا کر الحمرا جیسی عمارتوں کو زندگی کی علامت سمجھ لیا تو نتیجہ سامنے ہے کہ دنیا کی نہایت ترقی یافتہ قوم ہوتے ہوئے بھی زوال اور ہلاکت سے محفوظ نہ رہ سکے۔ اور یہی کہانی ہندوستان میں مغل اور دیگر مسلمان حکمرانوں کی ہے

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

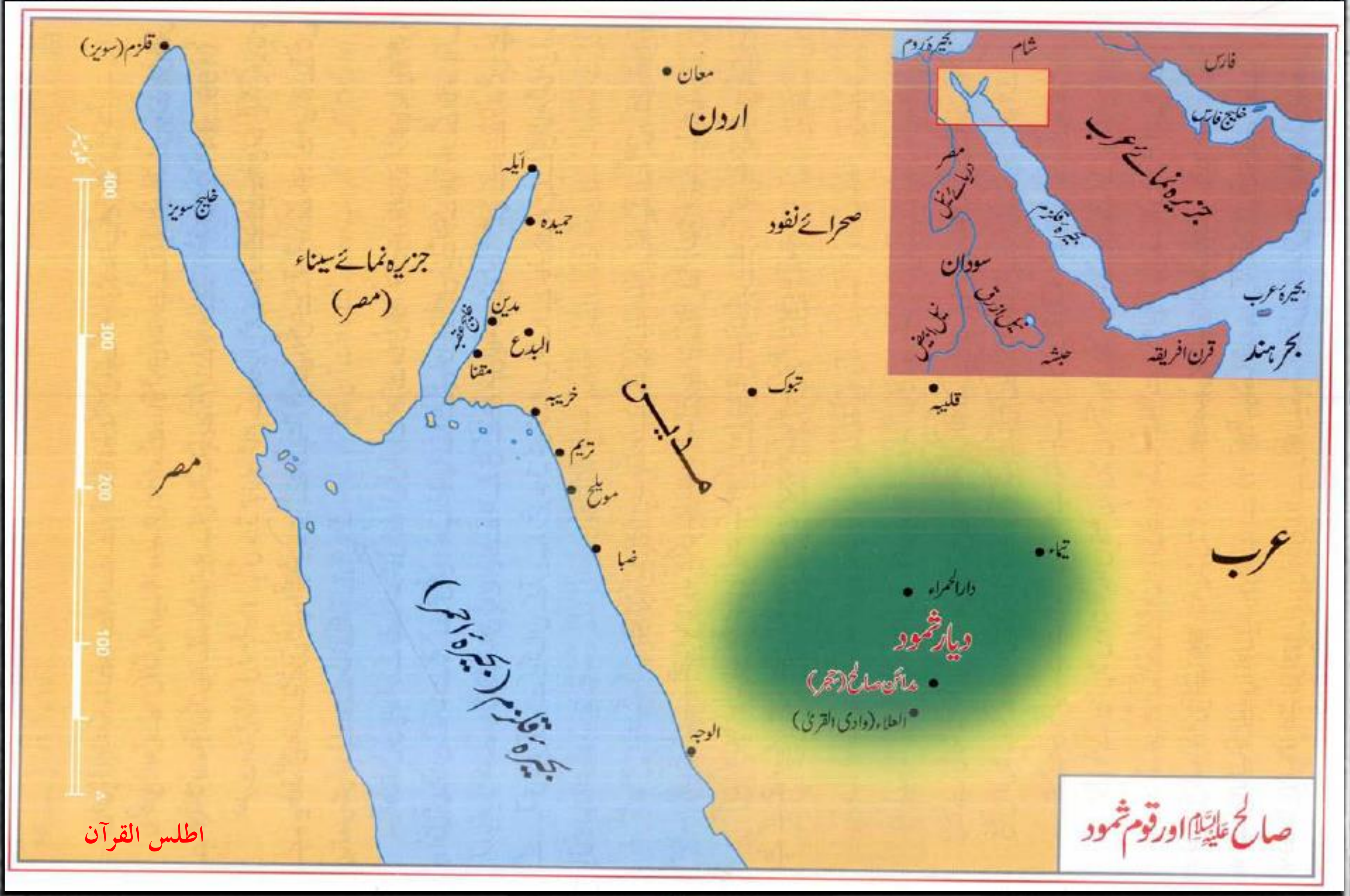

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

قَالَ الْمَلَاُ - کہا سرداروں نے

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا - جنہوں نے تکبر کیا

مِنْ قَوْمِهٖ - ان کی قوم میں سے

لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا - ان لوگوں سے جن کو کمزور سمجھا گیا

(ض ع ف)

اِستَضعَفَ يَسْتَضْعِفُ ، اِسْتَضْعَافًا

کمزور ہونا کمزور سمجھنا (X)

لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ - ان سے جو ایمان لائے ان میں سے

اَتَعْلَمُوْنَ - کیا تم جانتے ہو

اَنَّ صٰلِحًا - کہ صالحؑ

مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ - بھیجے ہوئے ہیں اپنے رب (کی طرف) سے

قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾

قَالُوْٓا اِنَّا - انہوں نے کہا بیشک ہم

بِمَآ اُرْسِلَ - جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا

بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ - اس پر ایمان لانے والے ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ - کہا انہوں نے جن لوگوں نے

اسْتَكْبَرُوْٓا - تکبر کیا

اِنَّا بِالَّذِيْٓ - بیشک ہم اس کا

اٰمَنْتُمْ بِهٖ - تم لوگ ایمان لائے جس پر

كٰفِرُوْنَ - انکار کرنے والے ہیں

حضرت صالح ؑ کی قوم کے جو غریب دبے ہوئے اور کمزور لوگ تھے مگر ایمان لے آئے تھے ،ان سے ان کے سردار بڑے متکبرانہ انداز سے مخاطب ہو کر کہتے تھے کہ کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ یہ صالح واقعی اپنے رب کی طرف سے بھیجے گئے ہیں ؟ اس پر وہ لوگ بڑے یقین سے جواب دیتے تھے کہ جو کچھ آپ ؑ کے رب نے آپ ؑ کو دیا ہے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور ان سارے احکام کو سچ جانتے ہیں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝٧٥ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝٧٦

اُس کی قوم کے سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے، کمزور طبقہ کے اُن لوگوں سے جو ایمان لے آئے تھے کہا "کیا تم واقعی یہ جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کا پیغمبر ہے؟" انہوں نے جواب دیا "بے شک جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے اُسے ہم مانتے ہیں

تو مغرور سرداران کہنے لگے کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے

The haughty elders of his people said to those believers who had been oppressed: 'Do you know that Salih is one sent forth with a message from his Lord?' They, replied: 'Surely we believe in the message with which he has been sent. The haughty ones remarked. 'Most certainly we disbelieve in that which you believe.

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ - پھر انہوں نے ٹانگیں کاٹ دیں

عَقَرَ يَعْقِرُ ، عَقْرًا - مجروح کرنا، کونچیں کاٹنا، ذبح کرنا - To Hamstring

کونچیں: پاؤں کے پٹھے جو پیچھے کی طرف ایڑی کے پاس ہوتے ہیں

اہل عرب اونٹ کو حلال کرنے سے پہلے اسکی کونچیں کاٹتے تاکہ بھاگ نہ جائے۔ پھر اس کو نحر کرتے

وَعَتَوْا - اور انہوں نے سرکشی کی

عتا يَعتو ، عُتُوًّا - سرکشی کرنا

عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ -اپنے رب کے حکم سے

وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ - اور انہوں نے کہا اے صالح

ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ - تو لے آ ہم پر اس کو جس کا تو وعدہ کرتا ہے ہم سے

اِنْ كُنْتَ - اگر تو ہے

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ - بھیجے ہوؤں میں سے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ - تو پکڑ لیا ان کو زلزلے نے

رَجْفَة - شدید اضطراب (جب اس کی نسبت زمین کی طرف ہو تو معنی شدید جھٹکے - زلزلہ)

فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ جٰثِمِيۡنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسَالَةَ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ وَلٰكِنۡ لَّا تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿۷۹﴾

فَاَصۡبَحُوۡا فِىۡ دَارِهِمۡ - نتیجتاً وہ ہو گئے اپنے (اپنے) گھر میں

أَصْبَحَ يُصْبِحُ ، إِصْبَاحًا - ہو جانا (ایک سے دوسری حالت میں) (IV)

جٰثِمِيۡنَ - اوندھے منہ گرے ہوئے

جَثَمَ يَجْثُمُ ، جَثْمًا - سینے کو زمین سے لگانا۔ منہ کے بل لیٹنا

جَاثِم - اوندھے منہ لیٹنے / گرنے والا

فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ - پس انہوں نے رخ پھیرا ان سے

وَقَالَ يٰقَوۡمِ - اور اس نے کہا اے میری قوم

لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ - یقیناً میں پہنچا چکا ہوں تم کو

رِسَالَةَ رَبِّىۡ - اپنے رب کا پیغام

وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ - اور میں نے خیر خواہی کی تمہاری

وَلٰكِنۡ لَّا - اور لیکن تم لوگ پسند نہیں کرتے

تُحِبُّوۡنَ النّٰصِحِيۡنَ - خیر خواہی کرنے والوں کو

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ
لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

پھر انہوں نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور پورے تمرد کے ساتھ اپنے رب کے حکم کی خلاف ورزی کر گزرے، اور صالحؑ سے کہہ دیا کہ لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے اگر تو واقعی پیغمبروں میں سے ہے آخر کار ایک دہلا دینے والی آفت نے اُنہیں آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے -اور صالحؑ یہ کہتا ہوا ان کی بستیوں سے نکل گیا کہ "اے میری قوم، میں نے اپنے رب کا پیغام تمہیں پہنچا دیا اور میں نے تمہاری بہت خیر خواہی کی، مگر میں کیا کروں کہ تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں ہیں"

Then they hamstrung the she-camel, disdainfuliy disobeyed the commandment of their Lord, and said: '0 Salih! Bring upon us the scourge with which you threatened us if you are truly a Messenger [of Allah]. Thereupon a shocking catastrophe seized them, so that they lay prostrate in their dwellings. And Salih left them, saying: 'O my people! I conveyed to you the message of my Lord and gave you good advice; but you have no liking for your well-wishers.

محمد اقبال

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

قوم ثمود کی سرکشی کا آخری فعل

- قرآن مجید کے دوسرے مقام (سورۃ شعراء آیات ۱۵۴ تا ۱۵۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ ثمود نے خود ایک ایسی نشانی کا حضرت صالح سے مطالبہ کیا تھا جو ان کے مامور من اللہ ہونے پر کھلی دلیل ہو، اور اسی جواب میں حضرت صالح نے اونٹنی کو پیش کیا تھا۔ اس سے یہ بات تو قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ اونٹنی کا ظہور معجزے کے طور پر ہوا تھا اور یہ اسی نوعیت کے معجزات میں سے تھا جو بعض انبیاء نے اپنی نبوت کے ثبوت میں منکرین کے مطالبہ پر پیش کیے ہیں۔ نیز یہ بات بھی اس اونٹنی کی معجزانہ پیدائش پر دلیل ہے کہ حضرت صالح نے اسے پیش کرکے منکرین کو دھمکی دی کہ بس اب اس اونٹنی کی جان کے ساتھ تمہاری زندگی معلق ہے۔
- مگر ایک سرکش، منکر اور مُتکبّر قوم نے وہی کیا جو اسے سزاوار تھا اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نشانی یعنی اونٹنی کو مار ڈالا، حضرت صالح علیہ السلام سے انھوں نے چیلنج کے انداز میں کہا کہ ہم نے تمہاری اونٹنی کو تو مار ڈالا ہے اب اگر واقعی تم اللہ کے رسول ہو تو لے آؤ ہمارے اوپر وہ عذاب جس کا تم ہر وقت ہمیں ڈراوا دیتے رہتے ہو۔
- یہ قوم کی طرف سے حضرت صالحؑ کی تکذیب کا گویا آخری اور حتمی اعلان تھا جس پر اس قوم کو تین دن کی مہلت دی گئی اور تین دن ے بعد اس قوم کو ہلاک کر ڈالا گیا۔ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ - 11:68، أَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ - 69:5 تو ثمود ایک تباہ کن آفت میں ہلاک کر دیئے گئے

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

قوم ثمود کی سرکشی کا آخری فعل

- اونٹنی کی ہلاکت کی نسبت پوری قوم کی طرف اگرچہ اس کو ہلاک ایک شخص نے کیا تھا اور یہ اس لئے کہ پوری قوم اس مجرم کی پشت پر تھی اور وہ دراصل اس جرم میں قوم کی مرضی کا آلہ کار تھا اس لیے الزام پوری قوم پر عائد کیا گیا ہے
- ہر وہ گناہ جو قوم کی خواہش کے مطابق کیا جائے، یا جس کے ارتکاب کو قوم کی رضا اور پسندیدگی حاصل ہو، ایک قومی گناہ ہے، خواہ اس کا ارتکاب کرنے والا ایک فرد واحد ہو۔ صرف یہی نہیں، بلکہ قرآن کہتا ہے کہ جو گناہ قوم کے درمیان علی الاعلان کیا جائے اور قوم اسے گوارا کرے وہ بھی قومی گناہ ہے۔

(گزشتہ لوگوں میں سب سے بڑا شقی صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کرنے والا تھا اور آنے والے لوگوں میں سب سے بڑا شقی تیرا قاتل ہوگا - مظہری)

- قوم ثمود پر عذاب کے لئے قرآن مجید کی مختلف تعبیریں۔اس آفت کو یہاں الرَّجْفَة انتہائی اضطراب انگیز، ہلا مارنے والی (earthquake) کہا گیا ہے، دوسرے مقام پر اس کو صَاعِقَةِ بجلی کا ایک کڑاکا (thunderbolt) کہا گیا اور تیسرے مقام پر اس کو الطَّاغِيَةِ (the overpowering blast) کہا گیا - ان تینوں میں کوئی تعارض نہیں، تینوں اسباب کی بازگشت ایک ہی چیز کی طرف ہے، تینوں بیک وقت بھی ممکن ہیں

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ - اور (ہم نے بھیجا) لوط کو ، جب اس نے کہا اے میری قوم

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ - کیا تم لوگ آتے ہو اس بے حیائی کو

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيَانًا - آنا

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا - نہیں سبقت کی تم پر جس میں

سَبَقَ يَسْبِقُ ، سَبْقًا - پہل کرنا، آگے بڑھنا

مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ - کسی ایک نے (بھی) تمام جہانوں میں سے

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ - بیشک تم لوگ یقیناً آتے ہو

الرِّجَالَ شَهْوَةً - مردوں کے پاس شہوت کرتے ہوئے

شَهْوَة - نفسانی خواہش، جنسی رغبت

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ - عورتوں کے علاوہ

بَلْ اَنْتُمْ - تم لوگ

قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ - ایک حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو

إِسْرَاف - حد سے تجاوز کرنا

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمۡ
لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾

اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اُس نے اپنی قوم سے کہا "کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو، کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو"

And remember when We sent Lot [as a Messenger to his people] and he said to them: 'Do you realize you practise an indecency of which no other people in the world were guilty of before you?
You approach men lustfully in place of women. You are a people who exceed all bounds.

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمۡ بِہَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾

حضرت لوط علیہ السلام اور قومِ لوط

- حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے آپ کی پرورش وپرداخت حضرت ابراہیمؑ ہی کے زیر سایہ ہوئی, چنانچہ آپ ان پر ایمان لانے کے بعد مصر, شام اور فلسطین کے علاقوں میں اصلاح و پاکیزگی کی دعوت دیتے رہے
- پھر اللہ نے انہیں رسالت سے سرفراز فرمایا اور انہیں سدوم اور عامورہ کی بستیوں کی طرف مبعوث فرمایا آپ نے شرقِ اردن (Trans Jordan) کے ان شہروں کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا، سدوم کے علاوہ ان کے چار بڑے بڑے شہر اور بھی تھے (عمورہ، ارمہ، صبوییم اور بالع یا صوغر، ان کے مجموعہ کو قرآن نے موتفکہ اور موتفکات کہا ہے) اور ان شہروں کے درمیان کا علاقہ ایسا گلزار بنا ہوا تھا کہ میلوں تک بس ایک باغ ہی باغ تھا
- یہ دونوں شہر بحیرہ مردار (Dead Sea) کے کنارے اس زمانے کے دو بڑے اہم تجارتی مراکز تھے۔ اس زمانے میں جو تجارتی قافلے ایران اور عراق کے راستے مشرق سے مغرب کی طرف جاتے تھے وہ فلسطین اور مصر کو جاتے ہوئے سدوم اور عامورہ کے شہروں سے ہو کر گزرتے تھے۔ اس اہم تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے ان شہروں میں بڑی خوشحالی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے شکر کی بجائے یہ لوگ بھی شیطان کے نقشِ قدم پہ چلنے لگے
- لیکن ان شہروں کے افراد سیرت کے نہایت ہی گھٹیا تھے اور ایسی برائی میں مبتلا تھے جو ان سے پہلے کسی میں نہیں پائی جاتی تھی, اور وہ اغلام بازی اور ہم جنس پرستی (Homosexuality) تھی, یعنی یہ قوم عورتوں کے ساتھ جائز ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے بجائے مردوں کے ساتھ جنسی تسکین حاصل کرتی تھی

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَهۡوَةً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ‌ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ﴿۸۱﴾

حضرت لوط علیہ السلام اور قومِ لوط

- قوم لوط کا معاملہ بہت عجیب و غریب تھا، یہ قوم مجموعی طور پر نہ صرف ایک شرمناک فعل میں مبتلا تھی بلکہ اس گھناؤنے فعل کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے، اس میں شرمانے کی بجائے اس پر فخر کرتے جس کی انسانی تاریخ میں اس سے پہلے اور اس کے بعد کی کوئی مثال نہیں ملتی (اب بیسویں صدی کے آخری ربع سے آگے پھر مغرب قومِ عمل لوط کا علمبردار بنا ہے اور اس کو با قاعدہ قانونی تحفظ دیا ہے اور یہ تحریک (LGBT) مغرب اپنے زیرِ اثر پوری دنیا میں پوری تندہی سے پھیلا رہا ہے)
- حضرت لوط علیہ السلام نے بھی قوم کو وہی دعوت دی جو تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں لیکن قرآنِ مجید نے یہاں اس بنیادی دعوت کا ذکر نہیں کیا اور اس ایک عظیم برائی کو معاشرے سے ختم کرنے کی دعوت کا ذکر کیا جس کے ہوتے ہوئے فطرت، عقل اور اخلاق و ایمان کی کوئی کونپل پھوٹ نہیں سکتی
- ہم جنس پرستی فطرت سے ایک بغاوت ہے اس لیے یہاں اسے الفاحشہ قرار دیا گیا ہے یعنی ایک ایسی جانی پہچانی بے حیائی، کہ جس میں ذرہ برابر بھی شرم و حیا موجود ہے وہ اس سے کراہت محسوس کیے بغیر نہ رہ سکے گا
- اللہ تعالیٰ نے تمام ذی حیات انواع میں نر و مادہ کا فرق محض تناسل اور بقائے نوع کے لیے رکھا ہے اور اور نوع انسانی کے اندر اس کی مزید غرض یہ بھی ہے کہ دونوں صنفوں کے افراد مل کر ایک خاندان وجود میں لائیں اور اس سے تمدن کی بنیاد پڑے — مغرب اپنے اسی تمدن کی بنیاد کو تباہ و برباد کرنے کے درپے ہے ....

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

حضرت لوط علیہ السلام اور قومِ لوط

- جو شخص فطرت کے خلاف عمل کرکے اپنے ہم جنس سے شہوانی لذت حاصل کرتا ہے وہ ایک ہی وقت میں متعدد جرائم کا مرتکب ہوتا ہے:
  - وہ اپنی اور اپنے معمول کی طبعی ساخت اور نفسیاتی ترکیب سے جنگ کرتا ہے اور اس میں خلل عظیم برپا کردیتا ہے جس سے دونوں کے جسم، نفس اور اخلاق پر نہایت برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
  - وہ فطرت کے ساتھ غداری و خیانت کا ارتکاب کرتا ہے کیونکہ فطرت نے جس لذت کو نوع اور تمدن کی خدمت کا صلہ بنایا تھا اور جس کے حصول کو فرائض اور ذمہ داریوں اور حقوق کے ساتھ وابستہ کیا تھا وہ اسے کسی خدمت کی بجاآوری اور کسی فرض اور حق کی ادائیگی اور کسی ذمہ داری کے التزام کے بغیر چرالیتا ہے۔
  - وہ انسانی اجتماع کے ساتھ کھلی بددیانتی کرتا ہے کہ جماعت کے قائم کیے ہوئے تمدنی اداروں سے فائدہ تو اٹھا لیتا ہے مگر جب اس کی اپنی باری آتی ہے تو حقوق اور فرائض اور ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کی بجائے اپنی قوتوں کو پوری خود غرضی کے ساتھ ایسے طریقہ پر استعمال کرتا ہے جو اجتماعی تمدن و اخلاق کے لیے صرف غیر مفید ہی نہیں بلکہ یقیناً مضرت رساں ہے
- یہ ایک بدترین برائی ہے جس کا مسلمانوں میں کبھی چلن نہیں ہونا چاہیے اور اگر کہیں اس کے آثار نظر آئیں تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ممکن طریق سے اس برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے کیونکہ جس برائی کے باعث اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اسے کسی طرح بھی ہلکے انداز میں لینا ہرگز مناسب نہیں۔

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ - اور نہیں تھا جواب ، اس کی قوم کا

اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا - سوائے اس کے کہ ان لوگوں نے کہا

اَخْرِجُوْهُمْ - نکالو ان کو

مِّنْ قَرْيَتِكُمْ - اپنی بستی سے

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ - بے شک یہ لوگ

يَّتَطَهَّرُوْنَ - بڑے پاک باز بنتے ہیں

فَاَنْجَيْنٰهُ - تو ہم نے نجات دی ان کو

وَ اَهْلَهٗٓ - اور ان کے گھر والوں کو

اِلَّا امْرَاَتَهٗ - سوائے ان کی عورت کے

إِنْسِيٌّ - ایک آدمی

أُنَاس إِنْسِيٌّ - کی جمع (لوگ)

نَاس ، أُنَاس - کا مخفف (لوگ)

تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ ، تَطَهُّرًا - پاکیزہ بننا

(XIVIII)

اِمْرَاۃ - عورت ، بیوی (اس کی جمع نِسَاء آتی ہے

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ - وہ تھی پیچھے رہ جانے والوں میں سے

غَبَرَ يَغْبُرُ ، غُبُورًا - پیچھے رہنے والے

غَابِر - جو ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جائے

غُبار - وہ گرد جو قافلہ کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ جاتا ہے۔

وَ اَمْطَرْنَا - اور ہم نے برسائی

أَمْطَرَ يُمْطِرُ ، إِمْطَارًا - بارش برسانا (IV)

عَلَيْهِمْ مَّطَرًا - ان پر ایک برسنے والی (بارش)

مَطَرَ يَمْطُرُ ، مَطْرًا - بارش برسنا

فَانْظُرْ - تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ - کیسا تھا

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ - مجرموں کا انجام

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾
فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ " نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے، بڑے پاکباز بنتے ہیں یہ " آخر کار ہم نے لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو بجز اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی، بچا کر نکال دیا اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ اُن مجرموں کا کیا انجام ہوا

Their only answer was: 'Banish them from your town. They are a people who pretend to be pure.
Then We delivered Lot and his household save his wife who stayed behind, and We let loose a shower [of stones] upon them, Observe, then, the end of the evil-doers.

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

ہم جنس پرستی کی اخلاقی تباہی کے نتائج

- قومِ لوط صرف بے حیا اور بد کردار اور بداخلاق ہی نہ تھی بلکہ اخلاقی پستی میں اس حد تک گر گئ تھی کہ انھیں اپنے درمیان چند نیک انسانوں اور نیکی کی طرف بلانے والوں اور بدی پر ٹوکنے والوں کا وجود تک گوارا نہ تھا۔ وہ لوگ بدی میں یہاں تک غرق ہو چکے تھے کہ اصلاح کی آواز کو بھی برداشت نہ کر سکتے تھے اور پاکی کے اس تھوڑے سے عنصر کو بھی نکال دینا چاہتے تھے
- یہ اللہ کا قانون ہے کہ جب تک قومیں اللہ کے رسول کو برداشت کرتی ہیں وہ انھیں ڈھیل دیتا رہتا ہے اور جب قوموں کے لیے اللہ کا رسول اور اس کی دعوت ناقابل برداشت ہو جاتے ہیں تو پھر وہ پیغمبر کو ہجرت کر جانے کا حکم دیتا ہے اور قوم کو عذاب کی نذر کر دیا جاتا ہے
- بے حیائی، سرکشی اور بدی کی اس حد کو پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے استیصال کا فیصلہ صادر ہوا
- رسول کے ہجرت کر جانے کے بعد قوم ایک مردار کی شکل اختیار کر لیتی ہے جسے باقی رکھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اسے نسیًا منسیًا کر دیا جاتا ہے اور قومِ لوط کے ساتھ بھی یہی ہوا
- آپ کی بیوی کا انجام بھی اسی مجرم گروہ کے ساتھ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کتنے بے لاگ ہیں کہ بچانے پر آتا ہے تو ہر اس شخص کو بچاتا ہے جس کے پاس ایمان کی دولت ہو چاہے وہ اپنی ذات میں کتنا بھی بے قیمت کیوں نہ ہو اور پکڑنے پر آتا ہے تو نہ پیغمبر کی بیوی بچتی ہے، نہ پیغمبر کا بیٹا، نہ پیغمبر کا چچا، اور نہ پیغمبر کا باپ کیونکہ اس کی نگاہوں میں حقیقی قدر و قیمت صرف ایمان و عمل کی ہے

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ٘ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

ہم جنس پرستی کی اخلاقی تباہی کے نتائج

- اللہ تعالیٰ نے اس مجرم قوم پر ایک بارش برسائی لیکن یہ بارش پانی کی بارش نہیں بلکہ پتھروں کی بارش تھی اور قرآنِ مجید میں دوسرے مقامات پر مزید تصریح ہے کہ اس کے بعد ان کی بستیاں الٹ دی گئیں اور انھیں تلپٹ کر دیا گیا، ان کے شہروں کو زمین میں دھنسادیا گیا اور ان پر بحر مردار (Dead see) کا پانی چڑھ آیا اور آج ان " متمدن ، متمول اور ترقی یافتہ شہروں " کا کوئی نام و نشان تک نہیں ہے - العیاذ باللہ
- فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ -پس ہم نے اس بستی کو تلپٹ کر دیا اور ان کے اوپر تہ بہ تہ سنگ گل کے پتھروں کی بارش کی - (حجر:74)
- وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ (53) فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ (54) اور الٹی ہوئی بستیاں جن کو الٹ دیا اور پھر ان کو ڈھانک دیا جس چیز سے ڈھانک دیا- (النجم)
- پتھروں کی بارش میں ہر پتھر پر کوئی نہ کوئی نشان لگا ہوا تھا۔ بعض اہل تفسیر کا خیال ہے کہ ہر پتھر پر اس مجرم کا نشان تھا جس مجرم کے سر پر جا کر اس پتھر کو پڑنا تھا۔ اس طرح اس قوم کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔ یہ قوم اپنے تمام شہروں سمیت بحر مردار کے نیچے دفن ہے اس لیے اس بحر مردار کو بحر لوط کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ
مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

ہم جنس پرستی کی اخلاقی تباہی کے نتائج

- حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ (قومِ لوط کو عذاب دینے کے لئے) حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے اپنا بازو قومِ لوط کی بستیوں کے نیچے ڈال کر اس خطہ کو اکھاڑ لیا اور چوتھے آسمان پر اٹھا لیا اور ایسا اٹھایا کہ برتنوں کا پانی تک نہ چھلکا۔ سونے والے سوتے رہے جاگ نہ سکے اور آسمان کے قریب پہنچ کر تمام بستیوں کو اَوندھا کرکے گرادیا، جو زمین میں میلوں اندر دھنس گئے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿٨١﴾

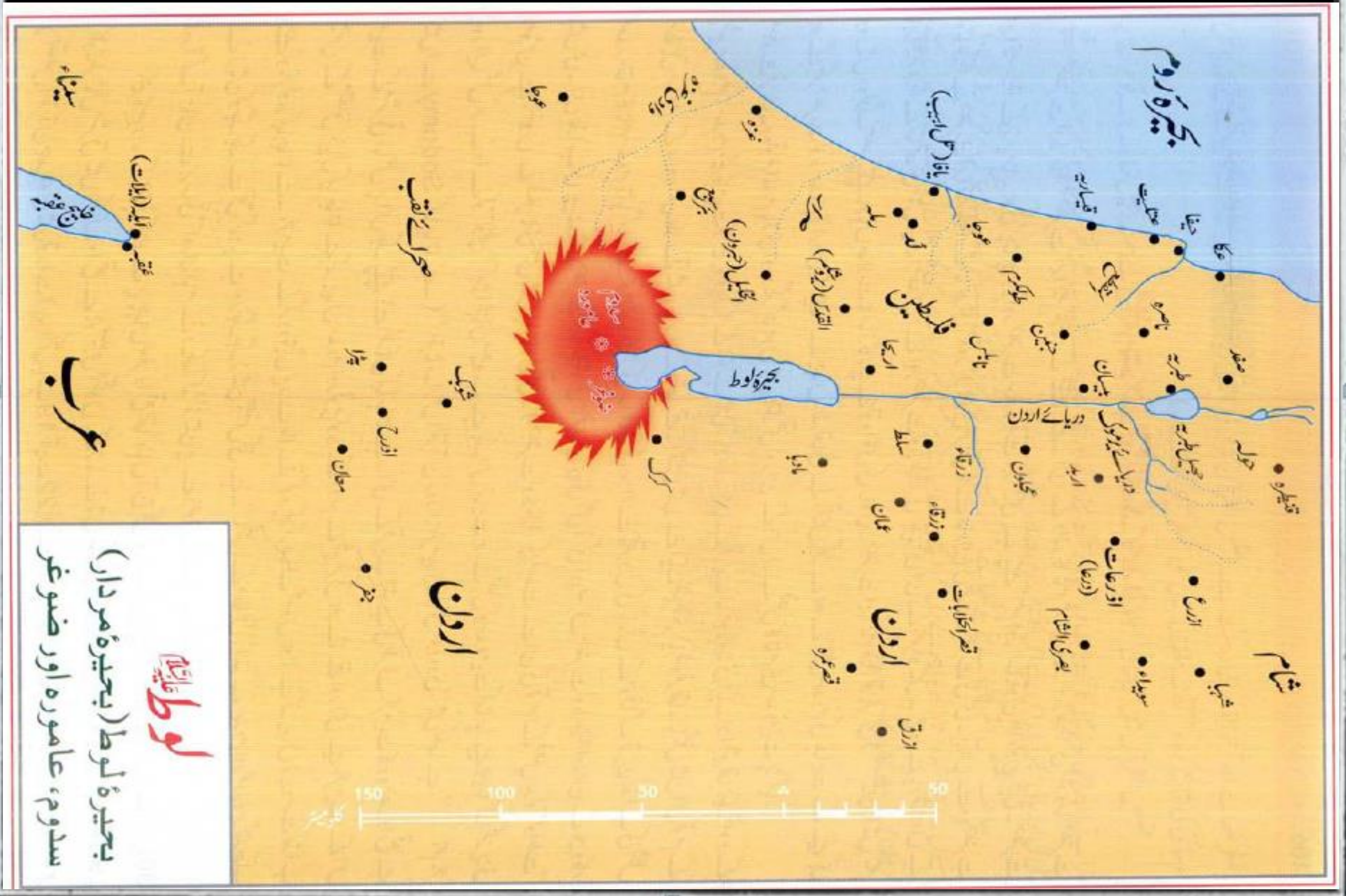

اضافی مواد

Reference Material

مرد اور عورت کا ازدوجی تعلق ۔ انسانی تمدن کا بنیاد

- انسانی نسل کی افزائش اور انسانوں کے باہمی تعلقات کا انحصار مرد اور عورت کے باہمی تعلق پر ہے۔ جس معاشرے میں یہ تعلق جتنا مضبوط ہوگا وہ معاشرہ انتہائی پر امن اور خیر و برکت کا حامل ہوگا، جس مذہب و معاشرے میں اس تعلق سے ضوابط نہیں ہوں گے اس معاشرے کی مثال اس جنگل کی سی ہوگی جہاں جانور بغیر قاعدہ کلیہ کے اختلاط (جنسی ملن) کے عمل سے گزرتے ہیں۔
- اسی لئے مذہب اسلام نے عورتوں اور مردوں کی مجرد (بن بیاہا) زندگی کو عیب قرار دیا ہے اور اپنے ماننے والوں کو نکاح کی ترغیب دی ہے، نکاح ایک پاکیزہ رشتہ ہے جو نسل انسانی کی حفاظت و بقا اور انسان کے فطری جذبات کی تسکین کے لئے جائز اور مناسب طریقہ ہے جو رب کریم نے بندوں کے لئے بنایا ہے۔
- نکاح شریعت کی نگاہ میں ایک پاکیزہ، ٹھوس، پائیدار اور دیرپا رشتہ ہے، جو انسانی تمدن کی اساس ہے اور دیگر تمام مذاہب اور معاشروں میں بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے لیکن ہم جنسی پرستی کی عالمی تحریک اس بنیاد کو ڈھانے کے درپے ہے
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا " إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِينِهِ؛ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي "جب بندے نے نکاح کر لیا تو اس نے آدھا دین مکمل کر لیا اور باقی آدھے کے لئے وہ اللہ سے ڈرتا رہے (البيهقي ، والطبراني ، والحاكم في مستدرك)

اسلام اور ہم جنس پرستی

- قطع نظر مذہب وملت کے، انسانیت اور فطرت سلیمہ اخلاق واقدار کی حامی و پاسبان ہوا کرتی ہیں۔ فطرت سلیمہ کبھی برائی، بے حیائی، فحش ومنکرات کو نہ قبول کرتی ہے اور نہ ہی پسند کرتی ہے
- دین اسلام نہایت اعلی و پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارم اخلاق، اعلی صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور افراد و اشخاص کی جسمانی، روحانی، قلبی اور فکری طہارت و صفائی کے ذریعہ ایک صالح اور باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔ عفت وحیاء کو جزو ایمان قرار دیتا ہے اور کسی صورت میں بے حیائی، بے راہ روی اور فحش ومنکرات کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مرتکبین کو سخت سے سخت سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسل انسانی پاکیزہ زندگی گزارے
- تمام آسمانی مذاہب نے جن میں اسلام، عیسائیت اور یہودیت شامل ہیں، ہم جنس پرستی کی شدید مخالفت کی ہے اور اسے ایک ایسا گناہ قرار دیا ہے جو قدرت کے فطری نظام اور اصولوں کے خلاف ہے
- اسلامی معاشرے کو ایسی گندی، خبیث، گھناؤنی عادات سے بچانے کے لئے اللہ نے اس جرم کے مرتکب کے لئے سخت سزا تجویز فرمائی ہے (جس کا ذکر قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر)
- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو قوم لوط جیسا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو۔

نئ قوم لوط

- قرآنِ مجید میں قومِ لوط اور ان کے انجام کا ذکر سترہ مرتبہ آیا ہے
- اس قوم پر ہم جنس پرستی جیسے گھناؤنے جرم کی بدولت اللہ تعالیٰ کا شدید عذاب نازل ہوا اور دنیا سے نیست و نابود ہو گئی، اس لئے کہ اسلام میں مرد کے مرد کے ساتھ اور عورت کے عورت کے ساتھ جنسی تعلقات قطعی حرام ہیں۔
- یہ فعل شرعی طور پر انتہائی غلط اور شرمناک فعل ہونے کے ساتھ ساتھ طبّی طور پر انسان کے لیے سخت نقصان دہ اور عام انسانی اخلاق اور معاشرتی حوالے سے بھی تباہ کن ہے
- ہم جنس پرستی ایک مہلک متعدی مرض کی طرح ساری دنیا میں بڑی تیزی سے پھیلتی جارہی ہے، اس کے حامیوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے اور تقریباً نصف دنیا نے اس کو قانونی جواز دے دیا ہے۔
- یہ انسانیت کی شدید بدقسمتی واقع ہوئی ہے کہ مغرب کی بے لگام تصورآزادی کی بدولت اس بدترین فعل کو دنیا کے کئی ممالک میں قانونی جواز حاصل ہوچکا ہے بلکہ اس سے ایک درجہ آگے اب عیسائیت اور یہودیت بھی ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کے سامنے ہتھیار ڈال چکی ہیں اور ان مذاہب کے کئی فرقوں اور Church of England نے اس برائی کو قبول کرلیا ہے، گویا اب اس تحریک اور اس عمل کو مذہبی جواز بھی فراہم ہوگیا ہے-إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعون

نئ قوم لوط

- انیسویں صدی کے بعد سے ہم جنس پرستوں کی حمایت اور قانونی حقوق کے لیے عالمی پیمانے پر تحریک چلائی جارہی ہے۔ ہم جنس پرستوں کی عالمی تنظیم (آئی ایل جی اے) International Lesbian Gay Bisexual Trans and Inter-Sex Association کا وجود 1978 میں ہوا جس کا مقصد دنیا بھر کے ہم جنس پرستوں کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنا ہے
- مغرب اس LGBT کمیونٹی کی پشت پر کھڑا ہے اور اسے پوری دنیا میں قانونی حقوق دلوانے کے لئے ہر طرح کی مدد کر رہا ہے
- یہاں "L" سے مراد ہیں "Lesbian"، یعنی زنانہ ہم جنس پرست

  "G" سے مراد ہیں "Gay" یعنی مردانہ ہم جنس پرست

  " B " سے مراد ہیں "Bisexual" یعنی ایسا مرد یا عورت جو دونوں سے جنسی تعلق کا قائل ہو.

  "T" سے مراد ہیں "Transgender" یعنی وہ لوگ جو اپنی پیدائشی جنس کو قبول نہ کرتے ہوں، یہ زیادہ تر نفسیاتی مریض ہوتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ انکی روح غلط جنس کے جسم میں قید ہو گئی ہے۔ اس مرض کو " جینڈر ڈس فوریا - Gender dysphoria " کہتے ہیں

نئ قوم لوط

- 1973 سے پہلے نفسیاتی امراض کی عالمی ریفرنس کتاب "The Diagnostic and Statistical Manual of Mental Disorders (DSM)" میں ہم جنسیت کو ایک نفسیاتی بیماری سمجھا جاتا تھا اور اسکے علاج کے مختلف طریقے رائج تھے. اسوقت اسے نفسیاتی عارضہ سمجھنے کے مخالف ماہرین نفسیات کی تعداد بہت کم تھی
- ہم جنس پرستوں کے نمائندوں نے مختلف ہتھکنڈوں سے American Psychiatric Association کے سالانہ اجلاسوں میں گھس کر اس کمیونٹی سے تفریق پر مبنی معاشرتی رویے کا رونا رویا. کہ ڈاکٹروں نے اسے بیماری قرار دے رکھا ہے اور اسے ایک کلنک کا ٹیکہ (Social stigma) بنا کر رکھ دیا ہے جسکی وجہ سے لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں
- امریکی ماہرین نفسیات کی ایسو سی ایشن اپنے آپ کو اس مسلسل دباؤ سے محفوظ نہ رکھ سکی اور انتہائی بوکھلاہٹ میں کسی ٹھوس سائنٹفک تحقیق کی بجائے ووٹنگ کے ذریعے یہ فیصلہ کیا کہ کہ آئندہ سے اسے نفسیاتی بیماری قرار نہیں دیا جائے گا. اور 1974 کے ایڈیشن میں اسے کتاب سے خارج کر دیا گیا (واحد مثال جس میں بیماری کا فیصلہ سائنسی تحقیق کی بنا پر نہیں بلکہ ووٹنگ کی بنیاد پر ہوا)
- اس تاریخی (اور انسانیت کے لئے بد قسمت) فیصلے کے بعد تو پھر اس طوفان نفس پرستی اور لبرل ازم کے شتر بے مہار کے آگے کوئی بند اور کوئی رکاوٹ باقی نہ رہی. اور آج مغرب میں یہ حال ہے کہ اسے بیماری قرار دینے والے اور اسکا علاج کرنے والے کا میڈیکل لائسنس کینسل کر دیا جاتا ہے اور اسکے خلاف بولنے والوں کو عدالتی مقدموں میں گھسیٹا جاتا ہے (اور یوں LGBT کی تحریک ایک مقدس گائے بن گئی ہے جس کو چھوا نہیں جاسکتا)

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

- نئی تہذیب اور نئے عالمی نظام کے دعویداروں نے دنیائے انسانیت کی تاریخ کے بھیانک ترین فسادات میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ فساد عقیدہ کا بھی ہے اور عمل کا بھی۔
- ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کو اقوامِ متحدہ، امریکہ، برطانیہ، فرانس، جرمنی اور دیگر کئی مغربی ممالک کی پشت پناہی حاصل ہے، اس کے لیے وہ سیاسی، سفارتی، معاشی ہر قسم کا دباؤ استعمال کرتے ہیں
- چونکہ اسلام میں ہم جنس پرستی ایک قابل تعزیر جرم ہے اس لیے اس مسلمان ممالک اس دباؤ کا خاص ہدف ہیں
- اس تحریک کو اسلامی ممالک میں انسانی حقوق، آزادئ رائے اور مساوات کے خوشنما اصولوں کے تحت آگے بڑھایا جارہا ہے
- مسلمان ملکوں میں ان مغربی ممالک کے سفارتخانے، کلچرل سنٹرز، اور تعلیمی مراکز ہم جنس پرستوں کی عالمی تحریک کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں خاص کردار ادا کر رہے ہیں
- مسلمانوں ممالک میں اشرافیہ کے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہم جنس پرستوں کے سرگرمیوں کے اہم مراکز ہیں جہاں ان تعلیمی اداروں کے مالکان اور انتظامیہ اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں مغرب کے دست و بازو ہیں
- اب مسلمان ممالک میں ہم جنس پرست تحریک سوشل نیٹ ورکنگ کو بھی استعمال کرکے آگے بڑھ رہی ہے

ہم جنس پرستی کی عالمی تحریک کا مسلمان ممالک میں نفوذ

○ اسلامی ملکوں پر مغربی ممالک اور اقوام متحدہ کی جانب سے جمہوریت، آزادی اور جدیدیت اختیار کرنے کے نام پر کچھ مخصوص نظریات کو قبول کرنے کا دباؤ ہے کہ اپنے مذہبی احکام و تعلیمات کو نظرانداز کرتے ہوئے:

- ← مغربی فلسفہ اور ثقافت کو قبول کرلیں،
- ← مرد و عورت کے اختلاط میں حائل تمام رکاوٹیں ختم کرکے انہیں آزادانہ میل جول کے مواقع فراہم کریں،
- ← شادی میں والدین اور خاندانوں کے عمل دخل کو کم سے کم کردیں،
- ← پردے کے شرعی احکام کو فرسودہ اقدار کی علامت قرار دے کر پس پشت ڈال دیں،
- ← غیرت کو غیر مہذب رویہ اور طرز عمل سمجھتے ہوئے اس کی حوصلہ شکنی کریں،
- ← زنا کی شرعی حد کو ختم کریں،
- ← اسقاط حمل کو قانونی حق کے طور پر تسلیم کریں
- ← مانع حمل ادویات اور طریقوں کو عمومی مہم کے طور پر رواج دیں،
- ← سکولوں اور کالجوں میں جنسی تعلیم کا اہتمام کریں۔